اپنے نفس کے حقوق کی حفاظت کرنا ہر فرد کی اوّلین ذمہ داری ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱؍نومبر ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

دین اسلام کی عظمت بیان کرتے ہوئے میں نے خطبات کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا۔ آج اس سلسلہ کا غالباً یہ چوتھا خطبہ ہے جو مختصراً ہوگا۔

میں چاہتا تھا کہ آج تفصیل سے یہ بتاؤں کہ انسان کے نفس کے متعلق اسلام نے کس قدر حسین اور پُر حکمت تعلیم دی ہے لیکن چونکہ کل سے مجھے انفلوئنزا کی شکایت ہوگئی ہے جس کی وجہ سے سر درد کی بھی تکلیف ہے۔ اس وقت تو کم ہے لیکن بعض دفعہ زیادہ ہو جاتی ہے اور کچھ بخار سا بھی محسوس کر رہا ہوں اس لئے اس عنوان کی ابتدا میں کر دوں گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو بعد میں کسی وقت اس کو تفصیل سے بیان کروں گا۔ قرآن عظیم کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کے نفس کے متعلق فرمایا ہے:- وَلِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حَقٌّ (بخاری۔ کِتَابُ الصَّوْمِ) ہر شخص کو اس بات کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نفس کے جو حقوق مقرر کئے ہیں وہ خود یہ دیکھے کہ اس کو اپنے نفس کے وہ حقوق مل رہے ہیں یا نہیں۔ اس بنا پر پھر آگے جب ہم اسلامی تعلیم کو دیکھتے ہیں اور اس کی وسعتوں میں جاتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس رنگ میں صرف اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہر نفس کے اپنے کچھ حقوق ہیں اور ہر فرد کی پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ ان حقوق کی حفاظت کرے جن کو

خدا تعالیٰ نے انسان کے نفس کے سلسلہ میں قائم کیا ہے۔ دین اور مذہب اور اعتقاد اور ایمان کے متعلق قرآن کریم نے یہ اعلان کیا ہے:- لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ (المآئدة:١٠٦) کہ ہدایت پر قائم رہنے کی ذمہ داری ہر نفس کی اپنی ہے۔ اسلام نے دوسرے کو ہدایت کا راستہ دکھانے کے لئے خود گمراہ ہو جانے کی اجازت نہیں دی۔

پس اس سلسلہ میں پہلا فرض یہ ہے کہ انسان خود ہدایت پر قائم رہے اور پھر جو دوسرے عنوانوں کے ماتحت فرائض ہیں وہ آئیں گے مثلاً انسان کے جسمانی قویٰ ہیں ان کی حفاظت کے لئے جو حق قائم کیا گیا ہے وہ کھانے سے متعلق ہے۔ فرمایا کھانا کھاؤ مگر طیب کھاؤ۔ طیب کا لفظ عربی میں بڑے لطیف معنے پیدا کرتا ہے۔ مختصراً میں اس وقت یہ کہوں گا کہ مناسبِ حال کھانا کھایا جائے مگر اس کی بہت لمبی تفصیل ہے اور یہ طیب کا لفظ ہی بتا رہا ہے کہ جسمانی قوتوں کی نشوونما کی غرض یہ ہے کہ انسان پھر اپنی ذہنی، اخلاقی اور روحانی قوتوں کی نشوونما میں ترقی کرتا چلا جائے۔ یہ ایک سلسلہ قائم ہو جاتا ہے اور ساری چیزیں اس سلسلہ میں ایک دوسرے کے ساتھ بندھ جاتی ہیں۔

بہرحال اسلام نے نفس کے حقوق قائم کئے ہیں اور جو بھی حقوق قائم کئے ہیں وہ بڑے ہی حسین اور بڑے ہی کامل ہیں یعنی کامل نشوونما کے لئے جن حقوق کو قائم کرنے کی ضرورت تھی اللہ تعالیٰ نے ان کو قائم کر دیا ہے اور ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کی اجتماعی زندگی کی ترقی کا انحصار ہر نفس کی ارتقائی زندگی کی حفاظت اور اس کی نشوونما پر ہے۔ اس سلسلہ میں جو تعلیم ہمیں دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جہاں تک نفس کے حقوق کی حفاظت کا تعلق ہے میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ایک تو یہ کہا گیا ہے کہ تمہارے اوپر دوسرے کی ذمہ داری نہیں ہے۔ تم دوسروں کے وکیل نہیں ہو اور دوسرے یہ کہا گیا ہے کہ تم میں سے کوئی بھی سوائے اللہ تعالیٰ کے دوسرے کے سامنے جواب دہ نہیں۔

پس ان بنیادی باتوں سے نفس کے حقوق شروع ہوتے ہیں اور پھر بڑی خوبصورت اور حسین اور کامل وسعتوں میں پھیلتے چلے جاتے ہیں لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے میری طبیعت ٹھیک نہیں۔ نزلہ اور کھانسی اور بخار کی کیفیت ہے اس لئے آج میں چند منٹ کے اس خطبہ پر

اکتفا کرتا ہوں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے اور توفیق دے کہ میں یہ سارا مضمون مکمل کرسکوں کیونکہ قرآن کریم کے مطالعہ سے پتا لگتا ہے کہ اس کے بعض پہلو بڑے دلچسپ ہیں۔ دلچسپ اس معنی میں بھی کہ بہت سی ایسی باتیں بھی سامنے آجائیں گی کہ جو شاید دوستوں نے پہلے نہ سنی ہوں۔

(از رجسٹر خطبات ناصر غیر مطبوعہ)